مسٹر ٹالبوٹ! آپ تاریخی حقائق کو مسخ نہیں کر سکتے

پاکستان نے امریکہ پر واضح کر دیا ہے کہ مسئلہ کشمیر حل کیے بغیر جنوبی ایشیا کو کشیدگی سے پاک کرنے، جوہری عدم پھیلاؤ اور پاک بھارت تعلقات کو معمول پر لانے کی کوششیں ماضی کی طرح پھر ناکامی سے دوچار ہوں گی۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے حوالے سے شروع ہونے والے پاک امریکہ مذاکرات میں امریکی نائب وزیر خارجہ سٹروب ٹالبوٹ نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کی سلامتی کے مسائل سے بخوبی واقف ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ جوہری ہتھیاروں کی بجائے مضبوط معاشی ڈھانچہ ہی اس کی سلامتی اور بقا کا ضامن ہے۔ ذرائع کے مطابق امریکی وفد نے پاکستان کو جوہری پروگرام رول بیک کرنے کے لیے بھی کہا ہے۔

امریکیوں کو معلوم ہے کہ پاکستان کسی بھی حالت میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کرے گا اور نہ ہی اپنا ایٹمی پروگرام رول بیک کرے گا۔ اس کے باوجود وہ "اتمام حجت" اس لیے کر رہے ہیں تاکہ دنیا بھر سے پاکستان پر اقتصادی پابندیاں لگوانے کا مضبوط جواز فراہم ہو سکے۔ امریکی اس حقیقت سے بھی آگاہ ہیں کہ اس خطے میں پاکستان کی حیثیت ہمیشہ دفاعی نوعیت کی رہی ہے اور اس نے کبھی بھی جارحانہ پن کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اس کے بالمقابل بھارت نے ہمیشہ جارحیت کا راستہ اپنایا اور پاکستان کی سلامتی کے لیے خطرات پیدا کیے۔ حالیہ ایٹمی دھماکوں میں بھی پہل بھارت کی طرف سے ہوئی اور پاکستان نے بھارت کی طرف سے آزاد کشمیر پر قبضے کی دھمکیوں اور اس کے جارحانہ عزائم کے بعد اپنا ایٹمی آپشن استعمال کیا۔ امریکی اتنے بھولے بھی نہیں کہ جارحیت اور مدافعت میں واقع فرق کو نہ سمجھ سکیں۔ اخلاقیات کا تقاضا تو یہ تھا کہ بھارت پر پاکستان سے زیادہ کڑی اور سخت پابندیاں عائد کی جاتیں کیونکہ ایٹمی جن کو بوتل سے باہر نکالنے کا کارنامہ پہلے اس نے انجام دیا تھا اور اگر وہ یہ خطرناک جسارت نہ کرتا تو پاکستان کبھی بھی ایٹمی دھماکے کرنے کا رسک نہ لیتا لیکن روز روشن کی طرح عیاں اس حقیقت کو جاننے اور سمجھنے کے باوجود امریکہ پاکستان اور بھارت کو ایک ہی لاٹھی سے ہانک رہا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بھارت پر عائد کی جانے والی امریکی پابندیاں محض نمائشی ہیں اور امریکہ جانتا ہے کہ بھارت کو ان پابندیوں سے کوئی فرق نہیں پڑے گا جبکہ پاکستان کے لیے یہ پابندیاں اس لیے خطرناک ہیں کہ اس کی معیشت کا تمام تر دارومدار بیرونی

امداد اور قرضوں پر ہے۔

امریکہ بھارت گٹھ جوڑ اب راز نہیں رہا۔ مسٹر ٹالبوٹ جس "سپر پاور" کے نمائندے بن کر پاکستان آئے ہیں، وہی طاقت پاکستان اور بھارت کے درمیان شروع ہونے والی ایٹمی دوڑ کی ذمہ دار ہے۔ ۱۹۷۴ء کے بھارتی ایٹمی دھماکے کے بعد امریکی پالیسی سازوں کا تمام زور اسلامی ممالک خصوصاً" پاکستان کو ایٹمی طاقت حاصل کرنے سے روکنے پر صرف ہوتا رہا ہے جبکہ اس عرصے میں امریکہ سمیت دیگر مغربی ممالک بھارت کی ایٹمی صلاحیت میں عملاً مددگار بنے رہے ہیں۔

مسٹر ٹالبوٹ! آپ کو یاد ہوگا کہ ۱۹۵۰ء کی دہائی میں بھارت کو یورینیم افزودہ کرنے، ایٹمی فیول حاصل کرنے اور بھاری پانی بنانے کے دو پلانٹ آپ ہی کے ملک نے فراہم کیے تھے۔ آپ کو یہ بات بھی نہیں بھولی ہوگی کہ کینیڈا کی طرف سے فراہم کیے جانے والے ریکٹر کو کامیابی سے چلانے کے لیے آپ ہی کے ملک نے بھارت کو ۲۱ ٹن بھاری پانی بغیر کسی شرط اور حفاظتی اقدامات کے فراہم کیا تھا اور یہ تاریخی حقیقت بھی آپ کے دماغ سے محو نہیں ہوئی ہوگی کہ اس ضمن میں بھارت کو خود کفیل بنانے کے لیے آپ ہی کے ملک نے بھاری پانی کا تجرباتی ریکٹر "بحفتا" دیا تھا۔ مسٹر ٹالبوٹ! بات یہیں ختم نہیں ہوتی۔ مزید سنئے۔ یہ امریکہ ہی تھا جس نے تارا پور کے ایٹمی پلانٹ کے لیے ہلکے پانی کے دو مکمل ریکٹر بھارت کو دیے تھے اور ان دونوں ریکٹروں کی ۱۱۸ ملین ڈالر کی قیمت بھی آپ ہی کے ملک کی بین الاقوامی ترقیاتی ایجنسی (IDA) نے خود ادا کی تھی۔

مسٹر ٹالبوٹ! آپ کہتے ہیں کہ آپ کا ملک جنوبی ایشیا میں پائیدار امن کا خواہاں ہے۔ یہ کیسی امن پسندی ہے کہ ایک طرف تو آپ بھارت کے ایٹم بم کے تمام لوازمات فراہم کرتے ہیں اور دوسری طرف پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو رول بیک کرانے کے لیے طرح طرح کے لالچ دیتے ہیں۔ آپ کے ان اقدامات کو اگر پاکستانی اپنے خلاف سازش نہ سمجھیں تو اور کیا سمجھیں؟ آپ کچھ بھی کہتے رہیں لیکن تاریخ میں جو حقائق درج ہو چکے ہیں، آپ ان کو مٹا سکتے ہیں نہ مسخ کر سکتے ہیں۔ کیا یہ بھی ایک تاریخی حقیقت نہیں ہے کہ آپ کے ملک نے بھارت کو دو مکمل ریکٹر فراہم کرنے کے بعد اس سے معاہدہ کیا تھا کہ وہ اگلے تیس سال تک بھارت کو افزودہ یورینیم رعایتی نرخوں پر فراہم کرے گا۔ اس یورینیم کے لیے جس کی قیمت ۱۵ ملین ڈالر کے قریب بنتی ہے، آپ ہی کے ملک نے قرضہ بھی ایک فیصد سے کم شرح سود پر دینا منظور کیا تھا اور اس قرضے کی ادائیگی میں بھی دس سال کے لیے موخر کر دی

تھی۔

مسٹر ٹالبوٹ! آپ تاریخی سچائیوں سے منہ نہیں موڑ سکتے۔ پاکستان کی سلامتی کو آج جتنے بھی خطرات لاحق ہیں' یہ سب آپ ہی کا کیا دھرا ہے۔ آپ لوگوں نے ہی بھارت کے لیے ایٹم بم اور ایٹمی اسلحے کے حصول کے لیے راستہ ہموار کیا۔ آپ کا ملک اگر بھارت کو ری پروسیسنگ پلانٹ فراہم نہ کرتا تو بھارتی سائنس دان استعمال شدہ ایٹمی فضلے سے پلاٹینیم کیسے حاصل کرتے؟

مسٹر ٹالبوٹ! آپ ہمیں اپنا پرامن ایٹمی پروگرام جسے اس ملک کے عوام نے اپنے گاڑھے خون پسینے کی کمائی سے برقرار رکھا' رول بیک کرنے کے لیے کہتے ہیں لیکن کس منہ سے؟ آپ کا ملک تو بھارت کے ایٹمی پروگرام کی ترقی اور توسیع کے لیے اتنا سرگرم تھا کہ قیمتی تین ایٹمی پلانٹوں کی خرید کے لیے اس نے انتہائی آسان شرح پر بھارت کو حکومتی قرضے فراہم کیے۔ تحقیق گرانٹس دیں اور ٹریننگ پروگرام کے تحت ۱۳۰۰ بھارتی سائنس دانوں کو اپنے سب سے بہترین ایٹمی اداروں میں تربیت فراہم کی۔ ۱۹۷۴ء میں جب بھارت نے اپنا پہلا ایٹمی دھماکہ کیا تو آپ کے ملک نے آسمان سر پر اٹھا لیا محض دنیا کو یہ دکھانے کے لیے کہ آپ لوگ ایٹمی عدم پھیلاؤ پر یقین رکھتے ہیں' لیکن کیا یہ سچ نہیں کہ آپ ہی کے ملک نے بھارت کو اس قابل بنایا تھا کہ وہ ۱۹۷۴ء میں پہلا ایٹمی دھماکہ کر سکے؟ ۱۹۶۹ء میں جب آپ کے ملک نے بھارت کو تارا پور کا ایٹمی پلانٹ دیا تھا تو ۱۹۷۳ء تک ۱۵۰ ٹن یورینیم بھی فراہم کیا تھا۔

مسٹر ٹالبوٹ! آپ کا ملک وہ ہاتھی ہے جس کے کھانے کے دانت اور' اور کھانے کے اور ہیں۔ آپ کے ملک نے ۱۹۷۴ء کے ایٹمی دھماکے کے بعد بظاہر بھارت کو افزودہ یورینیم کی سپلائی معطل کی لیکن آپ ہی کے ملک کی جو دستاویزات سامنے آئی ہیں' ان کے مطابق آپ لوگ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۰ء کے درمیان بھارت کو ۱۵ ٹن سالانہ کے حساب سے افزودہ یورینیم فراہم کرتے رہے۔ ۱۹۸۰ء میں کانگریس کے ایک قانون کے تحت جب آپ کا ملک اس "نیک کام" کی انجام دہی سے محروم ہو گیا تو اس نے فرانس کو آگے کر دیا جو ۱۹۹۳ء تک اس "نیک کام" کی انجام دہی میں برابر مشغول رہا۔ یہ بات بھی ریکارڈ پر موجود ہے کہ بھارت نے جب ایٹمی دھماکہ کیا تو فرانس کے ایٹمی انرجی کے سربراہ نے اسے مبارکباد کا پیغام بھیجا اور ساتھ ہی یہ پیشکش کی کہ فرانس بھارت کو نئی طرز کے تیز ترین ریکٹر دے سکتا ہے جس سے اس کے لیے پلاٹینیم کا حصول مزید آسان ہو جائے گا۔

مسٹر ٹالبوٹ! آپ کے ملک کو اسلامی ممالک کے ساتھ خدا واسطے کا بیر ہے۔ آپ کو پاکستان کا ایٹمی پروگرام محض اس لیے تکلیف دیتا ہے کہ یہ ایک اسلامی ملک کا ایٹمی پروگرام ہے۔ عالم اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف آپ لوگوں کی دشمنی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ آپ کے ملک کی تمام تر پالیسیوں کا محور و مقصد یہ ہوتا ہے کہ اسلامی ممالک کو کمزور سے کمزور تر اور کفریہ طاقتوں کو مضبوط سے مضبوط تر کیا جائے۔ پاکستان کے اندر آپ کا ملک اس حد تک بدنام ہوگیا ہے کہ اب لوگ آپ سے امداد لینے کے بجائے پیٹ پر پتھر باندھنے اور گھاس کھانے کی باتیں کرتے نظر آرہے ہیں۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر ہمارے حکمران آپ لوگوں کے چنگل سے باہر نکلنے کا فیصلہ کرلیں اور آپ کے لیے اپنے دروازے بند کردیں تو پھر ہر پاکستان اقتصادی مشکلات کو خندہ پیشانی سے قبول کرلے گا اور مشکل سے مشکل ترین صورتحال میں بھی اف نہیں کہے گا۔

(اداریہ روزنامہ اوصاف، ۲۳ جولائی ۹۸ء)

حقوق کی بھیک، مطالبات کی بھیک، تحفظ کی بھیک ..... کبھی اس پارٹی کے دروازے پر، کبھی اس پارٹی کے دروازے پر ..... کبھی اس وزیر کے در پر، کبھی اس وزیر کے در پر ..... ہم نے سوچا، غور کیا؟ ..... کیا یہ سب اسی ذمہ داری سے غفلت کا نتیجہ تو نہیں جو پروردگار عالم نے ہمارے سپرد کی تھی اور ہمیں خیر امت کے لقب سے نوازا تھا ..... اللہ کی اس کائنات میں ایک قانون ہے اور کوئی چیز اس قانون سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ وہ قانون یہ ہے کہ یہاں ہر کارآمد چیز رہتی ہے اور بیکار چیز اپنا وجود کھو دیتی ہے ..... اگر ہماری صلاحیتیں یوں ہی بیکار رہیں تو اے مرد مومن تو اپنا وجود کھو دے گا۔ تیرا وجود تیرے مقصد وجود سے وابستہ ہے اور تیرا مقصد وجود اخرجت للناس کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اسلام اپنے فکر، اپنے نظریات اور اپنے عقائد کے اعتبار سے خود اتنا مضبوط، اتنا مستحکم اور اتنا جاندار ہے کہ اس کا راستہ روکنے سے رک نہیں سکتا۔ اسلام ہوا کا خوشگوار جھونکا اور پانی کا دھارا ہے۔ پانی پر بند باندھو گے، بجلی بن جائے گا۔ ہوا کو بند کرو گے، طاقت بن جائے گی۔ جتنا دباؤ گے، اتنا ابھرے گی۔ جب اسلام طاقتور ہے تو اس سے وابستگی کمزور کو طاقتور بناتی ہے۔ جتنا ہم اس سے وابستہ ہوں گے، ہماری طاقت بڑھے گی۔ جتنا دور ہوں گے، کمزوری آئے گی۔